

جنت کے خزانہ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کو پڑھنے کی ہدایت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ (النساء: 104)

اللہ کو یاد کرو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں پر بھی۔

ہیں تری پیاری نگاہیں دلہرا اک تنخ تیز
جن سے کٹ جاتا ہے سب بھگڑا غم اغیار کا
تیرے ملنے کیلئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر درماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا

معزز سامعین! ”مشاہدات“ کے پلیٹ فارم سے اسلامی اصطلاحات کے درست اور بر محل استعمال پر تقاریر کا ایک مبارک سلسلہ شروع ہے۔ اسے کسی حد تک الفضل آن لائن میں قسط وار حصہ بنایا جا چکا ہے لیکن اس بار اس سلسلے کو وسعت دی گئی ہے اور مزید حوالہ جات اور نئے مواد سے تقاریر کو مزین کیا گیا ہے۔ آج اسلامی اصطلاح ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کا استعمال زیر بحث ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کے معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ مجھ میں بُرائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکیوں کو کرنے کی قوت۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ استغفار اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”... لاف زنی وغیرہ کی غلطیاں انسان میں جو ہوتی ہیں ان کا علاج اور نیز ہر ایک مرض کا علاج کثرت سے استغفار اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ پڑھنا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے کہ وہ سابقہ گناہوں کے بدنتائج سے محفوظ رکھے اور آئندہ بدی کے ارتکاب سے حفاظت بخشنے۔

استغفار اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! تیری قوت کے بغیر میں کوئی بدی نہیں چھوڑ سکتا اور نہ تیری قوت کے بغیر کوئی نیکی کا کام کر سکتا ہوں۔ تب خدا نیکی کی توفیق بخشنے گا۔“

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 36)

سامعین! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سورۃ الکہف آیت 33 تا 45 میں دو اشخاص کا ایک قصہ بیان کیا ہے کہ ان میں ایک اپنے اُس باغ کا ذکر کرتا ہے جو کھجوروں سے لد اہوا تھا۔ اس کے درمیان میں نہر بہتی تھی۔ جس سے وہ اپنے باغ کو پانی دیتا تھا اور ہر سال پھل حاصل کرتا تھا۔ مگر وہ اس ساری دولت پر اترتا ہوا دوسرے شخص سے کہتا ہے کہ میں تو کبھی یہ خیال نہیں کر سکتا کہ یہ میرا باغ برباد ہو اور میں قیامت پر بھی یقین نہیں کرتا کہ میں کبھی اپنے رب کی طرف لوٹا یا جاؤں گا۔

دوسرے شخص نے یہ تمام گفتگو سُن کر (پہلے شخص سے) کہا کہ تو اُس ذات کا انکاری ہے جس نے تمہیں مٹی اور نطفہ سے پیدا کیا اور پھر ٹھیک ٹھاک چلنے والا بنایا۔ جب تم اپنے باغ (جو خدا کی دین (gift) ہے میں داخل ہوئے تو تو نے ماشاء اللہ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کیوں نہ کہا کہ وہی ہو گا جو اللہ نے چاہا اور یہ کہ اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت حاصل نہیں۔ اگر تو مجھے مال اور اولاد کے اعتبار سے اپنے سے کم تر دیکھ رہے ہو۔ بعید نہیں کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بڑھ کر عطا کر دے اور تیرے باغ

پر آسمان سے بطور محاسبہ کوئی عذاب اُتار دے اور وہ چٹیل بنجر زمین میں بدل دے۔ پھر ایسا ہی ہو کہ باغ اُڑ گیا اور وہ کہہ اُٹھا۔ اے کاش! میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہراتا۔

جنت کا خزانہ

جہاں تک فرموداتِ رسول میں لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کی اہمیت اور برکات کا تعلق ہے۔ ان میں اسے جنت کا خزانہ قرار دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا: ”کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟“ میں نے عرض کیا۔ ”اے اللہ کے رسول! مجھے ضرور بتائیے۔“ آپ نے فرمایا۔ ”لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرو یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ مجھ میں بُرائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکیوں کو کرنے کی قوت۔“

(حدیثہ الصالحین حدیث 81 صفحہ 132)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، اَلتُّكْلَانُ عَلٰی اللّٰهِ۔ اللہ کے نام سے (میں نکل رہا ہوں) گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت، اللہ تعالیٰ کی مدد اور قوت کے بغیر ممکن نہیں، اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

”یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ شیطان لا حَوْلَ سے بھاگتا ہے۔ مگر وہ ایسا سادہ لوح نہیں کہ صرف زبانی طور پر لا حَوْلَ کہنے سے بھاگ جائے۔ اس طرح تو خواہ سو دفعہ لا حَوْلَ پڑھا جاوے وہ نہیں بھاگے گا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جس کے ذرہ ذرہ میں لا حَوْلَ سرایت کر جاتا ہے اور جو ہر وقت خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور استعانت طلب کرتے رہتے ہیں اور اس سے ہی فیض حاصل کرتے رہتے ہیں، وہ شیطان سے بچائے جاتے ہیں اور وہی لوگ ہوتے ہیں جو فلاح پانے والے ہوتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 61)

حضرت مصلح موعودؑ وزمرہ کے آدابِ اسلامی اور اذکار پڑھنے کے حکم کے متعلق فرماتے ہیں۔

”قرآن کریم کی تلاوت کی علاوہ دیگر اذکار تسبیح اور تحمید جنہیں انسان اکیلا بیٹھ کر کرے یا مجالس میں۔ اس ذکر کی بھی ایک قسم فرض ہے جیسا کہ جانور کے ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھنا اگر اس وقت تکبیر نہیں پڑھی جائے گی تو جانور حرام ہو جائے گا اور دوسری قسم نفل ہے جو دوسرے اوقات میں ورد کی صورت میں پڑھی جاتی ہے اور ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت وسیع کیا ہے۔ یعنی آپ نے ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کا ذکر رکھا ہے۔ مثلاً جب کھانا کھانے بیٹھو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر کوئی نہیں پڑھے گا تو اس کا پیٹ نہیں بھرے گا۔ بلکہ یہ ہے کہ جس غرض کے لئے کھانا کھایا جاتا ہے وہ اس طرح پورے طور پر حاصل ہو جائے گی۔ یعنی روحانیت کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ پھر ہر کام کے شروع کرنے کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کا حکم ہے۔ تاکہ اس کام میں برکت ہو اور جب اس کو ختم کر لیا جائے۔ تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھا جائے۔ تاکہ اس کام میں برکت ہو۔ اسی طرح اگر کوئی نیا کپڑا پہنے یا کوئی اور نئی چیز استعمال کرے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ کر اس کا شکر یہ ادا کرے۔ ہر رنج اور مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھنا چاہئے۔ اگر کوئی بات اپنی طاقت اور ہمت سے بلا پیش آئے تو لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہنا چاہئے۔

غرض یہ ذکر ان باتوں کے متعلق ہیں جو روزانہ پیش آتی رہتی ہیں۔ ہر ایک انسان کو دن میں یا خوشی ہوگی یا رنج پس اگر خوشی ہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے اور اگر رنج ہو تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَذٰکُمْ وَا اللّٰهُ قَبِیْمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِكُمْ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حالت کے متعلق ذکر مقرر فرمادیے ہیں اس لئے ان کے کرنے سے انسان ہر حالت میں خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جو دفتر میں بیٹھا کام کر رہا ہو وہ اگر اپنے متعلق خوشخبری سنے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔ اگر چلتے ہوئے اسے خوشی کی بات معلوم ہو تو بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔ اگر لیٹے ہوئے خوشی کی بات سنے تو اسی حالت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔ اس طرح خود بخود قَبِیْمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِكُمْ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا رہے گا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة) جابر سے ترمذی میں روایت ہے کہ سب سے بہتر اور افضل ذکر یہ ہے کہ اس بات کا اقرار کیا جائے کہ خدا کے سوا

کوئی معبود نہیں ہے۔ باقی اذکار کی بھی مختلف فضیلتیں ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ الْعَظِيمِ کی نسبت فرمایا ہے۔
 كَلِمَتَانِ خَفِيَّتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَانِ کہ دو کلمے ایسے ہیں کہ جو زبان سے کہنے میں چھوٹے ہیں مگر جب قیامت کے دن وزن کئے جائیں گے تو ان کا اتنا بوجھ ہو گا کہ ان کی وجہ سے نیک اعمال کا پلڑا بہت بھاری ہو جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں۔ یہ بھی بہت اعلیٰ درجہ کا ذکر ہے۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعودؑ بیماری کے سخت دورہ میں تہجد کے لئے اٹھے اور غش کھا کر گر گئے اور نماز نہ پڑھ سکے تو الہام ہوا کہ ایسی حالت میں تہجد کی بجائے لیٹے لیٹے یہی پڑھ لیا کرو۔ تو یہ بھی بہت فضیلت رکھنے والا ذکر ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے اس کو پڑھتے تھے۔ ان دو ذکروں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل بتایا ہے۔ مگر ایک اور ذکر بھی افضل ہے گو اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد محفوظ نہیں۔ مگر عقل بتاتی ہے کہ وہ بہت اعلیٰ درجہ کا ہے اور وہ قرآن کریم کی آیات کا ذکر ہے۔ اگر ان کو ذکر کے طور پر پڑھا جائے تو دودھر انوار حاصل ہو گا۔ ایک تلاوت کا اور دوسرے ذکر کا۔“

(انوار العلوم جلد 3 صفحہ 503-504)

سامعین! ایک مجلس عرفان میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کے متعلق سوال کیا گیا کہ بچپن سے سنتے آئے ہیں کہ اگر شیطان ورغلانے کی کوشش کرے تو لَاحَوْلَ پڑھنا چاہئے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ قرآن کریم میں ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ ہے۔ ان میں سے بہتر نسخہ کون سا ہے؟

حضورؑ نے فرمایا کہ ”تَعُوذُ جو ہے وہ ہے قرآن کریم میں۔ ”لَاحَوْلَ“ حدیثوں میں تو بہت ہے۔ قرآن کریم میں ”حَوْلَ“ نہیں ہے۔ ”قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ یہ تو قرآن کریم میں ہے۔ تو ”حَوْلَ“ لفظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ملایا ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ صرف قوت کی بات نہیں۔ خدا کے سوا کوئی ”حَوْلَ“ سے تمہیں نجات نہیں دے سکتا۔ قوت مثبت چیز ہے اور ”حَوْلَ“ منفی چیز ہے۔ ”قُوَّةَ بِاللَّهِ“ میرے ذہن میں یہی آ رہا تھا کہ میں نے پڑھا ہوا ہے کہ قرآن کریم میں کہیں ذکر ہے۔ ”لَاحَوْلَ“ نہیں ہے صرف ”قُوَّةَ“ ہے۔ تو اولیت تو بہر حال تَعُوذُ کو ہی ہوگی۔ جس کا قرآن کریم میں واضح طور پر ذکر ہے۔ دونوں پڑھ لیا کریں آپ کا حرج کیا ہے؟“

(مجلس عرفان مورخہ 28 جنوری 2000ء صفحہ 272)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور! بعض دفعہ نماز میں توجہ ادھر ادھر ہو جاتی ہے پس نماز میں توجہ کو قائم رکھنے کے لیے کیا کرنا چاہئے؟

آپ نے فرمایا۔

کیونکہ نماز ادا کرتے ہوئے آپ کی ترجیح نماز نہیں ہوتی اس لیے۔ اس پر حضور نے اس خادم سے استفسار فرمایا کہ آپ کیا سٹڈی کر رہے ہیں؟ موصوف نے جواب دیا۔ میں اے لیول کر رہا ہوں اس پر حضور نے فرمایا۔ کون کون سے SUBJECTS ہیں؟ اس پر موصوف نے جواب دیا کہ آرٹس، میٹھ، اور کمپیوٹر سائنس۔ فرمایا: بعض دفعہ آپ کی توجہ بٹ جاتی ہے اور آپ کمپیوٹر سائنس کے کسی مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں یا بعض دفعہ آپ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ کس طرح ریاضی کے اس فارمولہ کو سیکھا جائے یا پھر اس سوال کو کیسے حل کیا جائے۔ بعض دفعہ آپ ٹی وی پر ڈرامہ دیکھ رہے ہوتے ہیں تو آپ کے ذہن میں اس ڈرامے کا کوئی کریکٹر آجاتا ہے کہ وہ یہ کر رہا ہے یا یہ کر رہا ہے۔ تو یہ چیزیں ہیں جو نماز میں آپ کی توجہ کو کسی اور طرف بٹا دیتی ہیں اور آپ نماز میں توجہ نہیں کر رہے ہوتے۔ توجہ آپ نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھ رہے ہوں تو ”إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ“ کا بار بار ورد کرنا چاہیے۔ ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھیں اور اگر آپ باجماعت نماز ادا کر رہے ہیں تو ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھیں اور اس کے بعد جو امام پڑھ رہا ہو اس پر فوکس کریں اور جب آپ اکیلے نماز ادا کر رہے ہوں، سُنَّتِ ادا کر رہے ہوں یا گھر میں (انفرادی) نماز ادا کر رہے ہوں تو آپ ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“، ”لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ اور ”أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ“ پڑھیں اور جس جگہ بھی آپ کو پتا چلے کہ آپ کی توجہ بٹ رہی ہے تو ان ذکر کو پڑھیں اور پھر وہیں سے شروع کر دیں۔ مثلاً آپ سورۃ الفاتحہ میں ”مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ“ ادا کرنے کے بعد (آپ کی توجہ) کمپیوٹر کے کسی مسئلہ کو حل کرنے یا میٹھ کا سوال حل کرنے یا پھر ڈرامے کے کسی کریکٹر کی طرف چلی گئی ہو تو پھر ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ اور

”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ“ پڑھیں اور دوبارہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ“ سے شروع کریں اور بار بار اس طرح کرتے چلے جائیں اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں۔ خدا تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا۔ یہ ایک مسلسل کوشش ہوگی تو پھر کچھ عرصے بعد جب آپ کافی ٹرین ہو جائیں گے تو (ان شاء اللہ) پھر آپ کی توجہ نہیں بٹے گی۔

(ملاقات خدام الاحمدیہ Midlands ریجن، منعقدہ 10 ستمبر 2020ء)

بے چین سے بچنے کے لئے استغفار اور لا حَوْلَ

اسی محفل میں ایک خادم نے سوال کیا کہ کرونا و باکی وجہ سے بہت سے لوگوں کی دماغی صحت متاثر ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر ڈپریشن اور بے چینی وغیرہ بڑھ رہی ہے تو ایسی صورت حال میں آپ خادم کو کیا نصیحت کریں گے کہ وہ ان معاملات کو کیسے deal کریں؟۔ حضور نے فرمایا کہ

”خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَا يَذُكِبُ اللّٰهُ تَطٰوْبًا لِّمَنْ اٰتٰهُ مَالًا مِّمَّا كَرِهَ اللّٰهُ لِيُغْنِيَهُ عَنْهُ وَيُمَدِّدْهُ“ اور اگر ممکن ہو تو باجماعت نماز کا التزام کرنا چاہیے۔ درود شریف، استغفار اور کثرت سے ذکر کریں، خدا تعالیٰ کی مدد مانگیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ آپ کو قلبی سکون دے گا۔ اس وائرس کے دوران وہ لوگ جو میرے پاس رہ رہے ہیں وہ بھی اور میں نے خود بھی کچھ بُرا محسوس نہیں کیا۔ میرا نہیں خیال، اس (بیماری) نے ہم پر کوئی بُرا اثر چھوڑا ہے۔ میں بھی (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) ٹھیک ہوں اور آپ بھی (امید ہے) ٹھیک ہی ہوں گے اور وہ جو ٹھیک نہیں ہیں ان کو چاہیے کہ وہ نماز میں باقاعدگی اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے مدد طلب کریں اور خدا تعالیٰ ان کی مدد کرے گا۔ مزید یہ کہ مختلف ذکر کریں۔ کثرت سے استغفار اور درود شریف پڑھیں۔ لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بھی پڑھیں اور بہت سی دعائیں جو کہ Prayer Book میں درج ہیں وہ بھی پڑھیں۔ اس سے آپ کو اطمینان ملے گا۔“

(ملاقات خدام الاحمدیہ Midlands ریجن، منعقدہ 10 ستمبر 2020ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ جون 2012ء کے دوران مسجد بیت الرحمن واشنگٹن میں طالبات کے ساتھ ایک نشست میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

”سو سائٹی میں، اپنے گھر میں، اپنے سسرال والوں کے ساتھ اور اپنے ماحول میں جو بھی بے چینیاں اور پریشانیاں پیدا ہوں وہ استغفار کرنے اور لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھنے سے دور کی جاسکتی ہیں۔“

(الفضل انٹرنیشنل 17 اگست 2012ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’قولِ سدید‘ کے قرآنی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

”پھر سچائی کے معیار کے حصول کی نصیحت کے ساتھ مزید تاکید یہ فرمائی کہ جن مجالس میں سچائی کی باتیں نہ ہوں، گھٹیا اور لغو باتیں ہوں ان سے فوراً اٹھ جاؤ۔ جہاں خدا تعالیٰ کی تعلیم کے خلاف باتیں ہوں ان مجالس میں نہ جاؤ۔ اب یہ گھٹیا اور لغو باتیں اس زمانے میں بعض دفعہ لاشعوری طور پر گھروں کی مجلسوں میں یا اپنی مجلسوں میں بھی ہو رہی ہوتی ہیں۔ نظام کے خلاف بات ہوتی ہے۔ کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں کہ عہدیداروں کے خلاف اگر باتیں ہیں، اگر نیچے اُس پر اصلاح نہیں ہو رہی تو مجھ تک پہنچائیں۔ لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر جب وہ باتیں کرتے ہیں تو وہ لغو باتیں بن جاتی ہیں۔ کیونکہ اس سے اصلاح نہیں ہوتی۔ اُس میں فتنہ اور فساد اور جھگڑے مزید پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اس زمانے میں ٹی وی پر گندی فلمیں ہیں۔ انٹرنیٹ پر انتہائی گندی اور غلیظ فلمیں ہیں۔ ڈانس اور گانے وغیرہ ہیں۔ بعض انڈین فلموں میں ایسے گانے ہیں جن میں دیوی دیوتاؤں کے نام پر مانگا جا رہا ہوتا ہے، یا اُن کی بڑائی بیان کی جا رہی ہوتی ہے جس سے ایک اور سب سے بڑے اور طاقتور خدا کی نفی ہو رہی ہوتی ہے۔ یا یہ اظہار ہو رہا ہو کہ یہ دیوی دیوتا جو ہیں، بُت جو ہیں، یہ خدا تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ یہ بھی لغویات ہیں، شرک ہیں۔ شرک اور جھوٹ ایک چیز ہے۔ ایسے گانوں کو بھی نہیں سنانا چاہئے۔ پس شیطان کے حملے سے بچنے کے لیے اپنی بھرپور کوشش کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے احسن قول ضروری ہے۔ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ پھر دعا بھی اللہ تعالیٰ نے سکھائی کہ قرآن کریم کی آخری دو سورتیں جو ہیں جس میں شیطان کے حملوں سے بچنے کی دعا ہے۔“

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَأَمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۗ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ (لحم السجدة: 37)۔ اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی بہکا دینے والی بات پہنچی ہے، ایسی باتیں شیطان پہنچائے جو احسن قول کے خلاف ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی بہت زیادہ دعا کرو۔ اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھو۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھو۔ اللہ تعالیٰ یہ امید دلاتا ہے جو سننے والا اور جاننے والا ہے کہ اگر نیک نیتی سے دعائیں کی گئی ہیں تو یقیناً وہ سنتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 18 اکتوبر 2013ء)

گناہ سے بچنے کے لئے استغفار اور لَاحَوْلَ

عامر سفیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ سے ایک انٹرویو میں یہ سوال پوچھا کہ حضور! پہلے جہاں گھر امن کی جگہ تھے اب خاندانوں کو گھروں کے اندر انٹرنیٹ اور ٹی وی کی بد اخلاقیوں کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے اور یوں بُرائی کی طرف مائل کرنے والے بہکاوے گھروں میں اور گھروں سے باہر ہر جگہ موجود ہیں۔ معاشرے میں ایسی بہت سی بہکانے والی چیزوں کی موجودگی کے پیش نظر حضور کی کیا نصیحت ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کر لینے کے بعد اسے کیسے برقرار رکھا جائے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

”ہمیں کثرت سے استغفار اور لَاحَوْلَ پڑھنا چاہیے۔ اگر استغفار صحیح طور پر کیا جائے تو یہ بہت طاقتور ہو سکتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خود کو گناہ سے بچانے کے لیے اور نیکی کی حالت برقرار رکھنے کے لیے کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔ انبیاء اپنی قوم اور اپنے پیروکاروں کے لیے استغفار کیا کرتے تھے نہ کہ اپنے لیے اور وہ استغفار اس لیے بھی کرتے تھے تاکہ ماضی میں جو ان کو گناہوں سے بچنے کی توفیق ملی اس پر شکر ادا کر سکیں۔ یوں ماضی کے گناہوں کو مٹانے کے لیے اور مستقبل میں گناہوں سے بچنے کے لیے شکر گزاری کی خاطر ہر کسی کو استغفار کو اپنانا چاہیے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 27 مئی 2021ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

